

نے اپنی سفید سیڈ ان کی رفتار آہستہ کی۔ پھر اس نے  
سامنے پہاڑی کی جانب سے آتی ہوئی لڑکی کی  
طرف دیکھ کر ہاتھ بلایا۔ لڑکی بلا کی حسین تھی۔ اس کا سڈول بدن دوسرے بھی  
پرکشش نظر آ رہا تھا۔

یہ کون ہے؟ ٹیلر نے سوال کیا۔ ٹیلر، کوراکے برابر بیٹھا تھا۔  
کیونکہ ان۔ ہماری دوست نہ کوراکے بے دلی سے بتایا: یہ ہمارے  
قریب ہی رہتی ہے۔  
گاڑی روک لو میری گڑیا! میں تمہاری دوست سے ملنا پسند کرتی ہوں۔

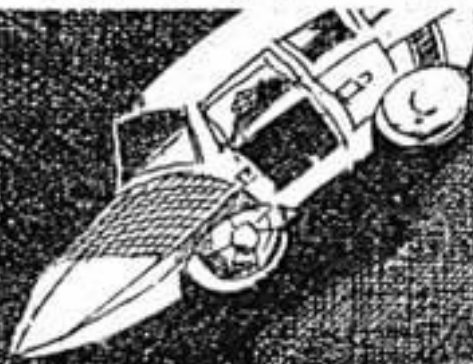
کوراکے دیکھا، ٹیلر کی آنکھوں میں ہوس کی مخصوص چمک تھی۔ کوراکو کوئی  
تعجب نہیں ہوا کیونکہ وہ اس کی عادت سے خوب واقف تھی۔ وہ جانتی تھی کہ

جو عشق کرتے ہیں اور جنہیں  
وفا کی تلاش ہے۔ ان کے لیے ایک  
کہاں،



مسن ہاشی

جلد پیرینہ





ٹیلر خوب صورت جسموں کا دیوانہ ہے اور کیتھرائن تو واقعی بہت خوب صورت تھی۔ اسے دیکھ کر ٹیلر تو کیا، کوئی بھی ہیک سکتا تھا۔

کورائے کیتھرائن کے قریب پہنچ کر گاڑی روک لی ٹیلر مسکراتے ہوئے اسے گھور رہا تھا۔ اس کی دزدیدہ نگاہیں حسین کیتھرائن کے بدن پر ادھر ادھر پھسل رہی تھیں۔ ٹیلر کی اس حرکت سے کوراجیب خفت اور بے چینی محسوس کر رہی تھی لیکن وہ مجبور تھی۔ ٹیلر کو گستاخ نگاہی سے روکنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ٹیلر کی فرمائش پر بلکہ حکم پر کیتھرائن کے قریب گاڑی روکنے کے لیے مجبور تھی۔ اس وقت ٹیلر کے ہاتھوں میں اس کی حیثیت ایک کھلونے سے زیادہ نہیں تھی۔

کورائے اپنا ماضی بھول جانا چاہا تھا۔ اس نے اپنا شہر چھوڑ دیا تھا۔ اپنے دوست چھوڑ دیے تھے اور سب کی نظروں سے دور اس پہاڑی علاقے میں چلی آئی تھی۔ یہاں اس کی ملاقات نوجوان فلپ سے ہوئی۔ فلپ کی نیک نئی اور شرافت نے کوراکو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ لیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صرف چند دن بعد وہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کے ہو گئے۔ فلپ بڑا محبت کرنے والا شوہر تھا۔ اس کے ساتھ کوراکو کی زندگی بڑی پرسکون گزر رہی تھی اور وہ اپنے ماضی کے تمام نقش مٹا دینا چاہتی تھی لیکن زہلے نے کس طرح ٹیلر سے تلاش کرنا ہوا یہاں بھی پہنچ گیا تھا۔ کورائے سلسلہ کلام شروع کیا۔ وہ انھیں متعارف کرا رہی تھی۔

کیتھرائن! یہ میرا کزن ٹیلر ہے۔ کچھ دنوں کے لیے میرے پاس آیا ہوا ہے۔ عشق کے معاملے میں بڑا تیز ہے، اس سے ذرا ہوشیار رہنا۔ کورائے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

اور ٹیلر! یہ میری سہیلی کیتھرائن ہے۔ بڑی بھولی لڑکی ہے بے چارہ! تم سے مل کر خوشی ہوئی مس کیتھرائن! میرا خیال ہے اس نے میرے میں تم سے متعارف ہونے کے بعد اب میرا وقت بہتر گزر جائے گا۔ ٹیلر نے کیتھرائن کا مہر میں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

یقیناً مسٹر ٹیلر! کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کوراکو کی مشاق نگاہیں تارگئی تھیں کہ ٹیلر کی وجہ یہ شخصیت اپنا کام کر رہی ہے اور کیتھرائن کو اس میں دل چسپی پیدا ہو گئی ہے۔

کوراکو! تم اور فلپ کل شام مسٹر ٹیلر کو لے کر میرے گھر ضرور آنا، میرا خیال ہے تمی مسٹر ٹیلر سے مل کر یقیناً خوش ہوں گی۔ کیتھرائن نے بڑے اشتیاق سے کہا۔ ”ضرور کیتھرائن! کورائے دل پر جبر کے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کوراکو

کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کیتھرائن جلد یہاں سے دفعان ہو جائے۔ لیکن وہ ابھی تک کھڑی تھی۔

فلپ کیسا ہے؟ کیتھرائن بظاہر کورائے مخاطب تھی لیکن اس کی نگاہیں بار بار ٹیلر کی نگاہوں سے گلے مل رہی تھیں۔

”وہ ٹھیک ہے۔ کورائے پھر گفتگو ختم کرنا چاہی۔ کیتھرائن ملنا نہیں چاہتی تھی۔ کیا فلپ آج کل بھی کوئی کتاب وغیرہ لکھ رہا ہے؟

”ہاں! ان دنوں وہ اپنی نئی کتاب لکھنے میں مصروف ہے۔ کورائے مختصر جواب دیا۔

کیتھرائن نے مسکرا کر ٹیلر کا بازو دباتے ہوئے کہا: آپ ان دنوں کے ساتھ میرے گھر ضرور آئیں مسٹر ٹیلر! میں آپ کا انتظار کروں گی۔ اور پھر وہ کوراکو کا شانہ تھپتھپاتا ہوئی آگے بڑھ گئی۔

تو یہ خوب صورت لڑکی تمہاری سہیلی ہے؟ ٹیلر نے کوراکو کو حیران کر اسنی ان سنی کر گئی۔ وہ خاموشی سے سوچ رہی تھی کہ ٹیلر کو یہاں سے واپس کس طرح بھیجا جائے۔ ٹیلر کی یہاں موجودگی کسی بھی وقت اس کے لیے خطرناک ہو سکتی تھی۔ آخر اس نے منہ چھوڑ کر کہہ دیا۔ ”ٹیلر! تم یہاں سے واپس کیوں نہیں چلے جاتے؟ خدا کے لیے تم یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ میں اس کے لیے تمہیں بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔

لیکن میں واپس نہیں جاؤں گا۔ ٹیلر نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ تم مجھے یہاں سے جانے کے لیے مجبور نہیں کر سکتیں۔

”ٹھیک ہے، پھر میں خود فلپ کو سب کچھ بتا دوں گی۔ مجھ سے یہ اذیت برداشت نہیں ہوتی۔ وہ جھجھلا کر بولی۔

لیکن تم اسے کیا بتاؤ گی گڑیا؟ کیا تم اسے میرے متعلق بتا کر اس کا دل توڑنا پسند کرو گی؟ یقیناً نہیں! میری جان بہتر ہے کہ تم میرے ساتھ یہاں سے نکل چلو۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتے۔

”کو اس مت کرد! کورائے غصے سے دانت پیسے میں فلپ سے محبت کرتی ہوں۔ میں اس کے لیے جان تک فے سکتی ہوں۔

”اونہ! تمام لڑکیاں یہی کہتی ہیں۔ بہر حال، تمہاری مرضی لیکن میں آنا جانا ہوں کہ تم فلپ کو کچھ بھی نہیں بتا سکتیں، اور نہ مجھے واپس جانے پر مجبور کر سکتی ہو۔ میں یہیں قیام کروں گا۔ میں یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا۔ تم تو جانتی ہو کوراکو! میرے گھر اور تمہارے کیا تعلقات ہے میں تمہیں جھکھنے



کے بعد مجھے کسی اور بدن سے رغبت ہی نہیں ہوتی۔ نہ جلتے تم نے کیا جلاؤ کر دیا ہے، پتہ نہیں کیا بھید ہے تمہارے بدن میں۔ میرا جسم تمہارے بدن سے اتنا مانوس ہو چکا ہے کہ اب میں کہیں اور پناہ نہیں لے سکتا کورا! تم وہ رنگین زمانہ کیوں یاد نہیں کرتیں جب ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے وقف تھے؟

”اوہ! میں وہ بھینانک زمانہ یاد کرنا نہیں چاہتی۔ اس نے جھجھلاتے ہوئے کہا۔ میں اپنی گزشتہ زندگی سے نفرت کرتی ہوں۔ اب مجھے وہ سب کچھ سوچ کر ہی گھٹن آنے لگتی ہے۔“

”خوب! ٹیلر نے قہقہہ لگایا۔ جوڑی کل تک سوسائٹی گول تھی، وہ آج کیسی عجیب باتیں کر رہی ہے۔ اگر تمہارے شریف اور غیرت مند شوہر نام واد کو تمہارا ماضی معلوم ہو گیا تو کیا ہوگا؟“

کورا کی خوب صورت آنکھوں میں آنسو جھللا گئے۔ اس نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا: وہ کچھ نہیں کہے گا۔ وہ مجھے معاف کرے گا۔ وہ بہت اچھا آدمی ہے۔ کورانے یہ بات کہہ کر تودی لیکن خود اس کا دل اس بات سے مطمئن نہیں تھا۔

یہ تمہاری خام خیال ہے بی! جب تمہارے فرشتہ خصلت شوہر کو معلوم ہوگا کہ تم کسی زمانے میں ایک معروف ترین سوسائٹی گول تھیں تو اس پر قیامت گزرجائے گی..... ساتھ ہی تم پر بھی۔“

کورا کے لیے گاڑی چلانا ڈشوار ہو گیا۔ اس نے گاڑی سڑک کے کنارے روک لی اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر سسکتی ہوئی بولی: لیکن میں اب بدل گئی ہوں، اب میں بالکل مختلف ہوں، میں نے اپنی گزشتہ زندگی بھلا دی ہے۔ ٹیلر! میں یہاں بہت خوش ہوں۔ میں نے اپنی منزل پائی ہے۔ اب میں شادی شدہ ہوں اور اپنے محبوب شوہر کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہوں۔ آخر تم یہ باتیں کیوں نہیں سمجھتے ٹیلر! تم میرا بچا کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟ تمہی تھے جس نے مجھے اُس گناہ آلود زندگی کی تربیت دی تھی اب جبکہ میں اس دلدل سے نکل چکی ہوں تو تم مجھے بخش کیوں نہیں دیتے؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑ لیا ہے؟ تم میری ہنستی کھیلتی زندگی تباہ کرنے پر کیوں تلکے ہوئے ہو۔ مہربانی کر کے یہاں سے چلے جاؤ۔ اب میں تمہارا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ مجھے میسر حال پر چھوڑ دو۔ یہ کہتے ہوئے کورانے ایک جھٹکے سے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی تیزی سے چکنی سڑک پر پھسلنے لگی۔

ٹیلر خاموشی سے اس کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ راستے بھر دونوں غاموش رہے۔ جب گاڑی پورق میں جا کر رکی تو ٹیلر نے ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں

بڑی سنجیدگی سے کہا: میں یہی ہوں گا کورا! تم مجھے اتنی آسائشیں نہیں دے سکتیں۔ وہ غلام گھوڑا ہوا بڑا ہاتھ تھا۔ مجھے تمہارے سڈول مرمریں بدن سے پیار ہے۔ میں تمہیں ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کورا! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے یہ بھی منظور ہے کہ تم بدستور فلپ کی بیوی بن کر رہو لیکن ساتھ ہی میری ضرورت بھی پوری کرتی رہو۔ اب میں تمہارے سوا کسی اور کی رفاقت میں کون نہیں پاسکتا۔ میں تمہارے قانونی شوہر فلپ کے کبھی حسد نہیں کروں گا۔

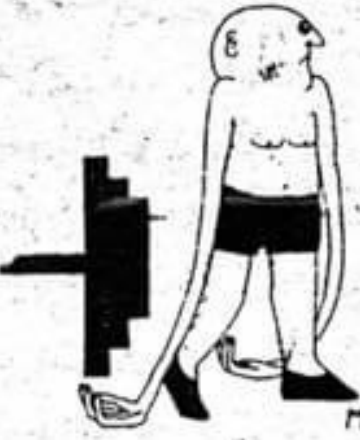
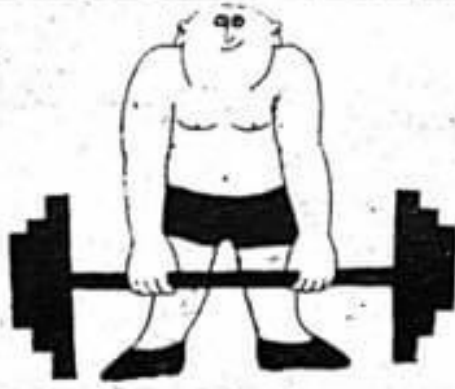
امولنا تمہارے بدن کا وہی مالک ہے لیکن میں تم سے علیحدہ نہیں رہ سکتا میں اپنے دل سے مجبور ہوں۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا لیکن تمہیں یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ جب بھی میں تمہاری ضرورت محسوس کروں، مجھے تمہارے پاس آنے کی اجازت ہوگی۔

کورانے نفرت اور بے زاری سے آنکھیں نوئل میں اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھی کہ ٹیلر کی تجویز قبول کرنے میں زبردست خطر ہے۔ اس طرح فلپ کسی نہ کسی دن اس کے اور ٹیلر کے تعلقات سے آگاہ ہو جائے گا۔ ایسی باتیں کہیں چھپتی ہیں؟ پھر..... پھر کیا ہوگا؟

یہ سوچ کر ہی اسے ہول آنے لگا۔ اس نے ٹیلر کی بات کا جواب دیے بغیر کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی مکان کے عقبی دروازے میں داخل ہو گئی۔ وہ ٹیلر سے دُور، بہت دُور چلی جانا چاہتی تھی اور اس نے ایسا کیا بھی تھا لیکن وہ ٹیلر کی شیطانی نگاہ سے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکی۔ وہ مکان میں داخل ہو کر دیوار سے لگی اپنی اکھڑی ہوئی سانسیں درست کر رہی تھی۔ پاس ہی فلپ کا کمرہ تھا وہاں سے ٹاپ رائٹر کی آواز آرہی تھی۔ گویا فلپ ابھی تک کام کر رہا تھا۔ کورا دین دیوار سے لگی ٹاپ رائٹر کی مانوس آواز میں ڈوب گئی۔ اسے ٹاپ رائٹر کی اس کھٹ پٹ سے دالہا ہزار تھاکو نہ کہ یہ آواز اس کے محبوب شوہر کو پسند تھی۔

وہ جانتی تھی کہ فلپ ایک اچھا مصنف ہے اور ایک نون وہ تمام دُنیا میں مشہور ہو جائے گا۔ بہت ممکن ہے کہ اسی کتاب کے لئے شہرت مل جائے جو وہ ان دنوں تخلیق کر رہا ہے۔ فلپ اس کتاب پر جتنی محنت کر رہا تھا اتنی اس نے پہلے کبھی نہیں کی تھی۔ کورا آنکھیں بند کیے فلپ کے بائے میں سوج رہی تھی کہ ایک دم اس کے قصور میں ٹیلر کا یہ بولا آگیا۔ ”ٹیلر! کتنا ظالم ہے۔ اس نے مجھے کتنی اذیتیں پہنچائی ہیں اس نے تو میری زندگی ہی ختم کر دی تھی اور اب اس نے فلپ کو میرے ماضی کے متعلق بتا دیا تو کیا





ہوگا جس دن فلپ کو میرا ماضی معلوم ہو گیا وہ میری خوشیوں کا آخری دن ہوگا۔ وہ جانتی تھی کہ فلپ کتنے بے دلغ کردار کا آدمی ہے وہ یہ انکشاف ہرگز برداشت نہیں کر سکے گا کہ اس کی بیوی کبھی سوسائٹی گرل رہ چکی ہے۔ فلپ اب تک مجھے بے حد پاک باز سمجھتا رہا ہے، وہ یہ صدمہ کیسے سہہ سکے گا کہ اس کی پاک باز بیوی بے شمار مردوں کے بستروں کی زینت بن چکی ہے۔ کورا جانتی تھی کہ ٹیلر کس نقاش کا آدمی ہے۔ وہ اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنانے میں ذرا بھی نہیں ہچکچائے گا۔ کورا اپنی بے بسی پر رو پڑی۔

اسی وقت ٹیلر اندر داخل ہوا۔ کورا نے اسے آتے دیکھا تو بھاگتی ہوئی سیڑھیاں پھلانگ کر اوپری منزل پر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ جب سے ٹیلر آیا تھا وہ اپنا زیادہ تر وقت خلگاہ میں گزارتی تھی۔ اس طرح وہ ٹیلر سے کترار ہی تھی اور ہر وقت یہی سوچتی رہتی تھی کہ ٹیلر سے کس طرح جان پھڑٹائی جائے؟ اس کی راتیں بھی بڑی اذیت میں گزر رہی تھیں کیونکہ فلپ تمام دن اپنے کمرے میں بند ہو کر اس طرح کام کرتا تھا کہ ستر پر بیٹھ ہی اسے نیند آ جاتی تھی۔ کورا رات بھر اپنی ہی آگ میں جلتی رہتی تھی۔

فلپ چاہتا تھا کہ جلد از جلد اپنی کتاب مکمل کر لے۔ اس لیے آج کل کورا کی طرف سے اس کی توجہ بہت کم ہو گئی تھی۔ خود فلپ کو بھی اس کا احساس تھا۔ اس نے بارہا اس سے اپنے رویے کی معذرت چاہی تھی۔ کورا کو معلوم تھا کہ فلپ سچ کہہ رہا ہے۔ وہ جانتی تھی کہ فلپ جلد از جلد اپنی کتاب مکمل کر لینا چاہتا ہے۔ فلپ نے باتوں باتوں میں کئی دفعہ کورا سے دریافت کیا تھا: ٹیلر یہاں سے کب جائے گا؟ لیکن وہ کیا جواب دیتی؟ فلپ کی بات سن کر وہ خاموش رہتی۔ اسے خاموش پکار فلپ یہ سمجھتا کہ شاید کورا اس کی بات کا برا مان گئی ہے وہ اسے اپنی آغوش میں سمیٹ کر پیار کرتے ہوئے کہتا: نہیں ڈارلنگ! ٹیلر کا یہاں رہنا مجھے ناگوار نہیں ہے لیکن وہ مرد ہے اسے کچھ کام فکرم کرنا چاہیے، ویسے وہ تمہارا کارن ہے یہ اس کا گھر ہے۔ وہ جب تک چاہے یہاں ہے۔ کورا کو خواب گاہ کے دوڑنے پر آہٹ محسوس ہوئی۔ وہ لڑ گئی۔ لے یقین تھا کہ ٹیلر آیا ہے، اس سے بچنے کے لیے وہ دروازے کی جانب رخ نہیں کر رہی تھی لیکن اس کا اندیشہ غلط ثابت ہوا۔ یہ فلپ تھا۔ فلپ نے اسے بازوؤں میں جکڑتے ہوئے کہا: تم کہاں گئی ہوئی تھیں ڈارلنگ؟

\*\*\*

فلپ کی آغوش میں اسے تحفظ کا احساس ہوا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا: میں ٹیلر کو ذرا پہاڑی دکھانے گئی تھی۔

تھکن کی وجہ سے فلپ کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اس کے کپڑے گندے ہو چلے تھے اور چہرے پر بے ترتیب بال اس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اپنے کام میں مصروف رہا ہے۔ اس کے باوجود فلپ کی آنکھیں پوری طرح کھلی ہوئی تھیں اور ان میں کورا کے لیے پیار ہی پیار تھا۔ شاید فلپ نے کورا کے چہرے سے اس کی دلی پریشانی بھانپ لی۔ وہ اس کے شانوں پر نذر ڈالتے ہوئے بولا: ڈارلنگ! تمہاری پریشانی کا سبب مجھے معلوم ہے۔ پچھلے ایک ماہ سے مجھے اتنی فرصت ہی نہیں مل سکی کہ تمہارے ساتھ کچھ خوش گوار وقت گزار سکوں۔ لیکن گھبرانا نہیں۔ بس کچھ دنوں کی بات اور ہے۔ اس عرصے میں میرا کام مکمل ہو جائے گا پھر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوئے دوں گا۔ تمہارا پیڑ چڑھا بھی ختم ہو جائے گا۔ اچھا اب میں چلا۔ اس وقت تمہاری ایک جھلک دیکھنے



رات تاریک ہوتی جا رہی تھی۔ بادش کے آثار تھے۔ پورا آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ہر طرف تاریکی اور سناٹے کا راج تھا۔ آج کو رات نہ جانے کیوں بڑی شدت سے نلپ کی غیر موجودگی محسوس کر رہی تھی۔ وہ کھڑکی پر کھڑی ٹھنڈی ہوا کے تھیریدوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ اچانک دُور سے ایک کار آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے پہچان لیا، کیتھرائن کی کار تھی۔ کار اس کے مکان سے فائدہ جاکر رگ گئی۔ اسی وقت تاریکی میں ایک سایہ اس کے مکان سے نکل کر گاڑی کی جانب بڑھا۔ پھر گاڑی آہستہ آہستہ آگے چلی گئی۔

کوراکو ٹیلر کی غیر موجودگی کی وجہ اب معلوم ہوئی۔ گویا وہ بالا ہی بالا کیتھرائن سے قریب ہو چکا تھا اور وہ دونوں تنہائی میں بھی ملنے لگے تھے۔ کوراجاتی تھی کہ ٹیلر اس معصوم لڑکی کو بھی تباہ کر ڈالے گا۔ یہ سوچ کر اس نے تیزی سے اپنے شانوں پر گاؤن ڈالا اور تقریباً دو ٹکی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ جب وہ نلپ کے کمرے کے قریب سے گزری تو اندر سے ٹائپ اسٹر کی مخصوص آواز آرہی تھی۔ گویا وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔ کورائے آہستہ سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے اپنی گاڑی تک پہنچ گئی۔ کیتھرائن کی کار کی عجب روشنی دُور مدھم ہوتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ کورائے دونوں کا تعاقب کر رہی تھی۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد اسے کیتھرائن کی گاڑی پہاڑی کی طرف جانے والی سڑک پر بڑتی نظر آئی۔ وہ سمجھ گئی کہ وہ دونوں کہاں جا رہے ہیں؟ یہ سڑک جھاڑیوں میں گھرنی ہوئی ایک پہاڑی پر جا کر ختم ہوتی تھی۔ اس کے ایک کنارے پر نیچے دریا بہتا تھا۔ کافی مدت پہلے یہاں کے ریڈ انڈین سردار کے نوجوان لڑکے نے عشق میں ناکام ہو کر اس پہاڑی سے کود کر دریا میں چھلانگ لگا دی تھی۔ یہ پہاڑی اسی شہید محبت کے نام سے منسوب تھی۔

کورائے اپنی گاڑی ان کی کار سے بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ اور جب جگہ ان کی کار کھڑی تھی اس جگہ سے کافی فاصلے پر اس نے اپنی گاڑی ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی کر دی۔ پھر وہاں سے پیدل ہی ان کی کار کی جانب بڑھی۔ کیتھرائن کی کار پہاڑی کے بالکل کنارے ڈھلان پر کھڑی تھی۔ کورازمین پر بیٹھ کر چھپتی ہوئی ان کے نزدیک پہنچ گئی۔ کوراکو ٹیلر کی نشست سے ان دونوں کے تیز سانسوں کی سرگوشیاں سن رہی تھی۔ چند لمحے وہ اسی جگہ بیٹھی رہی۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا پلوے علاقے میں تاریکی کا راج تھا۔ جھینگروں کی آواز کے سوا اور کچھ سنانی نہیں دے

آگیا تھا۔ نلپ نے کوراکو کے ہونٹ چومے اور مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد کوراکو پھر اُٹھ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ بستر پر بیٹھ کر اپنے متعلق سوچنے لگی۔ پھر اس کی سوچ کا رخ نلپ کی طرف مڑ گیا۔ نلپ کا دل مال دار آدمی تھا۔ اس کے باپ نے اس کے لیے کثیر دولت چھوڑی تھی۔ نلپ اگر بیکار بھی رہتا تو برسوں تک اسے کوئی مال پریشان نہ ہوتا۔ اسے لکھنے کا شوق جون کی حد تک تھا۔ وہ کتابیں لکھ کر سکون محسوس کرتا تھا۔ نلپ اور کوراکو ایک سسر سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ نلپ اس پر بہت بھروسہ کرتا تھا۔ اسے نہایت نیک عورت سمجھتا تھا۔ وہ اس کے ماضی سے بالکل ناواقف تھا۔ کوراکو اپنا ماضی یاد آتے ہی خوف محسوس ہونے لگتا تھا۔ اکثر اس کے دل میں شدت سے یہ خواہش ابھرتی کہ وہ نلپ کو سب کچھ بتا دے، اسے دھوکے میں نہ رکھے، لیکن اس کا دل کہتا۔ نہیں نلپ کو کچھ نہیں معلوم ہونا چاہیے۔ اگر اسے میرا ماضی معلوم ہو گیا تو وہ مجھے چھوڑ دے گا اور میں ایک بار پھر اسی خوف ناک کنوئیں میں غرق ہو جاؤں گی۔

یہ ٹھیک تھا کہ وہ خود کو بدل چکی تھی۔ اب وہ پہلے والی کوراکو نہیں رہی تھی لیکن اب ان باتوں سے کیا فائدہ؟ بھرے ہوئے زخم کو یہ دینے سے کسا حاصل؟ معالے ٹیلر یاد آگیا۔ خیریت گزری کہ ٹیلر آج تک اس کے کمرے میں نہیں آیا تھا۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ کوراکو اپنی خواب گاہ میں اکثر اکیل رہتی ہے اور نلپ رات رات بھر اپنے مسودوں میں گم رہتا ہے اس کے باوجود ٹیلر نے اب تک کسی رات کوراکو کے اکیلے پن سے فائدہ اٹھا کر اس کے کمرے میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔ کوراکو سوچ رہی تھی کہ اگر ٹیلر چاہے تو کسی بھی رات تنہائی میں آکر مجھے اپنے اشاروں پر چلنے کے لیے مجبور کر سکتا ہے۔ اگر..... اگر ایسا ہوا تو کیا ہوگا؟

اسی کشمکش میں دو دن گزر گئے۔ ان دونوں میں ٹیلر سے اس کی ملاقات بہت کم ہوئی۔ آج کل وہ اکیلا ہی کہیں نکل جاتا تھا۔ رات ہو چکی تھی۔ نلپ کچھ دیر پہلے کوراکو سے رخصت ہو کر اپنے کمرے میں گیا تھا۔ کوراکو کو معلوم تھا کہ نلپ حسبِ معمول آج بھی رات گئے تک کام کرتا ہے گا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ تمام رات کام کرتا ہے۔ جب سے نلپ نے یہ کتاب لکھنی شروع کی تھی، یہی ہوتا تھا۔ کوراکو تنہائی خواب گاہ میں آنا پڑتا تھا۔ اس وقت بھی وہ بستر پر لیٹی سوئے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ نیند کا کوسوں پتہ نہ تھا۔ کافی دیر تک کونیں بدلنے کے بعد وہ بستر سے اُٹھ کر سڑک پر کھلنے والی کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی۔





رہا تھا۔ ایک دم اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ جانتی تھی کہ جب تک ٹیلر زندہ ہے، میں اس سے چھٹکارا نہیں پاسکتی۔ اس نے بڑے دیکھ سے کیتھرائن کے باپے میں سوچا مگر کیتھرائن کے مقابلے میں اسے اپنی ازدواجی زندگی زیادہ اہم معلوم ہوئی۔ اس وقت اس کے سامنے ٹیلر سے گلو خلاصی کا ایک نادر موقع تھا۔

اس کی عجیب حالت ہو گئی۔ وہ بالکل ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھی۔ اسے معلوم تھا کہ کارڈھلان پر اس طرح کھڑی تھی کہ ایک ہی جھکے سے سینکڑوں فٹ گہرے دریا میں گراں جاسکتی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس کی ذرا سی ہمت سے ہو سکتا تھا۔ یہاں اسے دیکھنے والا کون تھا؟ ایک فہ تو اس کے اعصاب جواب دے گئے لیکن پھر اس نے خود کو منبھالا۔ گزرنے والا ایک ایک لمحہ اسے منزل سے دُور کر رہا تھا۔ اسے یہ کام بہر صورت انجام دینا تھا۔ وہ کسی قیمت پر بھی ٹیلر جیسے ادب آش آدمی کے لیے فلپ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتی تھی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی اور اس کا پورا بدن پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔ اس کی سانس دھونکی کی طرح چل رہی تھی۔ وہ سرتاپا کانپ رہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ رنگتی ہوئی گاڑی کے اور قریب ہو گئی۔ پچھلی نشست سے اُکھڑی اُکھڑی سانسوں پکڑوں کی سرسراہٹ اور جذبات میں ڈوبی ہوئی سسکیوں کے سوا اور کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ دونوں دنیا و مافیہا سے بے خبر ایک دوسرے میں مدغم تھے۔ وہ تیزی سے گاڑی کے اگلے دروازے کی جانب بڑھی۔ اس نے آہستہ سے سر اٹھایا لیکن اُن دونوں میں سے کسی نے اسے نہیں دیکھا۔ اس وقت انھیں کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ کورائے چشم زدن میں دروازہ کھولا اور کار کا ایرجنسی بریک ڈھیلا کر دیا اور اس سے قبل کہ وہ دونوں سنبھل پاتے، کار تیزی سے ڈھلان کی جانب لڑھک گئی۔

کورائے کھڑی ہو کر دیا میں گرتی ہوئی کار کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اُسے دور سے کیتھرائن کی چیخ سنائی دی۔ پھر کار ایک چٹان سے ٹکرائی اور اس میں شعلے بھڑک اُٹھے۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اپنی گاڑی کے قریب آئی اور تیزی سے گھر کی جانب لوٹی۔ گو وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی لیکن اس نے خود کو قابو میں رکھا تھا۔ اس نے خاموشی سے گاڑی کھڑی کی اور دھڑکے دل کے ساتھ مکان میں داخل ہوئی۔ فلپ کے کمرے سے ابھی تک

ٹائپ اسٹرکی آواز آرہی تھی۔ کورائے اطمینان کی سانس لی۔ گویا اس کی غیر موجودگی فلپ کو معلوم نہیں ہو سکی۔ وہ اب بالکل مطمئن تھی۔ اسی وقت بارہ چل خانے سے اسے ٹیلر نکلتا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھوں میں کافی کا پیالہ تھا۔ سیلو کورا! اس نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا: اتنی رات کو تم کہاں گئی تھیں؟

وہ آنکھیں پھاڑے دیوانوں کی طرح ٹیلر کو گھور رہی تھی اسے سکتہ سا ہو گیا تھا اس کی آواز نہیں نکل رہی تھی اور چہرہ انجملے خوف سے سفید ہو گیا تھا۔

کیا ہوا کورا؟ تم اتنی پریشان کیوں ہو؟ ٹیلر اس کے قریب آتا ہوا بولا۔

کوراکوئی جواب دیے بغیر تیزی سے مڑی اور فلپ فلپ! چلاتی ہوئی فلپ کے کمرے میں گھس گئی۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ فلپ کی کمرے خالی پڑی تھی۔ میز پر ایک ٹیپ ریکارڈ رکھا ہوا تھا اور اس کا فیتہ آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ کمرے میں ٹائپ اسٹرکی مانوس آواز گونج رہی تھی۔

ٹیلر نے آہستگی سے کوراکے شانے چھوئے۔ خاموشی سے کورا ٹیلر کی جانب مڑی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ ٹیلر کہہ رہا تھا: جیت رہے فلپ اس وقت نہ جلنے کہاں گیا ہوا ہے؟

